



سوال

میں اپنی بیوی کو غصے میں تین دفعہ طلاق دے چکا ہوں اور اب رجوع کرنا چاہتا ہوں۔ میرا ایسا کرنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا، براہ کرام شرعی رہنمائی کریں۔

جواب

الحمد للہ، والصلاة والسلام على رسول الله، أما بعد!

انسان کو چاہیے کہ وہ شادی کرنے سے پہلے نکاح و طلاق کے مسائل سے بخوبی آگاہی حاصل کرے، تاکہ اسے نکاح و طلاق کی شروط، آداب، خاوند اور بیوی کے حقوق و فرائض، طلاق دینے کا شرعی طریقہ اور اس سے متعلقہ تمام احکامات کا علم ہو سکے اور وہ اپنی ازدواجی زندگی شرعی احکامات کے مطابق گزار سکے۔

اسلام نے دو طلاقیں رجعی قرار دی ہیں یعنی پہلی اور دوسری طلاق کے بعد انسان عدت کے دوران رجوع کر سکتا ہے، اور اگر عدت ختم ہو جائے تو نئے سرے سے نکاح کر سکتا ہے، اس میں ولی، گواہ، حق مہر، عورت کی رضامندی ضروری ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

الطَّلَاقُ مَرَّتَانٍ فَإِمْسَاكَ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ . (البقرة: 229).

یہ طلاق (رجعی) دوبار ہے، پھر یا تو چھپے طریقے سے رکھ لینا ہے، یا نیکی کے ساتھ چھوڑ دینا ہے۔

اگر وہ تیسری طلاق بھی دے دے تو رجوع کا اختیار ختم ہو جائے گا، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَإِنْ طَلَّقْتُمَا تَحِلُّ لَكُمْ مِنْ بَعْدِ حَتَّى تَخْرُجَا مِنْهُ غَيْرَهُ فَإِنْ طَلَّقْتُمَا فَلَا بِنِكَاحٍ عَلَيْهِمَا أَنْ يَشْرَا بَعْضُكُمَا لِبَعْضٍ أَنْ يُلْقِيَا حُدُودَ اللَّهِ وَلَكُمْ حُدُودُ اللَّهِ يَتَذَكَّرُ لَكُمْ لَعَلَّكُمْ يَتَّقُونَ (البقرة: 230).

پھر اگر وہ اسے (تیسری) طلاق دے دے تو اس کے بعد وہ اس کے لیے حلال نہیں ہوگی، یہاں تک کہ اس کے علاوہ کسی اور خاوند سے نکاح کرے، پھر اگر وہ اسے طلاق دے دے تو (پہلے) دونوں پر کوئی گناہ نہیں کہ دونوں آپس میں رجوع کر لیں، اگر سمجھیں کہ اللہ کی حدیں قائم رکھیں گے، اور یہ اللہ کی حدیں ہیں، وہ انہیں ان لوگوں کے لیے کھول کر بیان کرتا ہے جو جلتے ہیں۔

1. لہذا اگر آپ نے اپنی بیوی کو الگ الگ موقع پر تین طلاقیں دی ہیں اور اس کی عدت بھی ختم ہو گئی ہے تو آپ کے پاس رجوع کا اختیار ختم ہو چکا ہے۔

اگر آپ نے اپنی بیوی کو ایک ہی موقع پر اکٹھی تین طلاقیں دی ہیں تو آپ نے حرام کام کا ارتکاب کیا ہے آپ کو اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہ کی معافی مانگنا چاہیے، لیکن اس صورت میں آپ کی ایک ہی طلاق شمار ہوگی اور آپ کو عدت کے دوران اپنی بیوی سے رجوع کا حق حاصل ہے؛ کیوں کہ نکاح کے مضبوط بندھن کو شریعت نے یک نخت ختم نہیں کیا بلکہ تین طلاق کا سلسلہ اور

1. پھر ان میں سے پہلی دو کے بعد سوچنے اور رجوع کرنے کا موقع دیا ہے تاکہ گھر ٹوٹنے سے بچ جائے۔

عدت گزرنے کے بعد نئے سرے سے نکاح ہو سکتا ہے، جس میں ولی، گواہ، حق مہر، عورت کی رضامندی ضروری ہے۔



سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں :

كَانَ الطَّلَاقُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبِي بَكْرٍ، وَسِتِّينَ مِنْ خَلَاةٍ عُزْرَ، طَلَاقِ الثَّلَاثِ وَاحِدَةً. (صحیح مسلم، الطلاق: 1472).

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے پہلے دو سال تک (اکٹھی) تین طلاقیں ایک طلاق ہی شمار ہوتی تھیں۔

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے طلاق کے باجاڑ طریقے کی روک تھام کے لیے ایک سیاسی فیصلہ کیا تھا کہ جس نے اکٹھی تین طلاقیں دے دیں ہم اسے نافذ کر دیں گے، یہ وقتی سیاسی فیصلہ تھا، شرعی نہیں تھا۔ (حاشیہ الطحاوی علی الدر المختار: 2/105).

یاد رہے! وہ عورت جسے باقاعدگی سے ماہواری آتی ہے اس کی عدت کی مدت تین حیض ہے، یعنی طلاق کے بعد اگر عورت کو تین مرتبہ حیض آجائے اور وہ تیسرے حیض سے پاک ہو جائے تو اس کی عدت ختم ہو جائے گی۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

وَالْمُطَلَّاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ. (البقرة: 228).

اور وہ عورتیں جنہیں طلاق دی گئی ہے اپنے آپ کو تین حیض تک انتظار میں رکھیں۔

وہ عورت جس کو ماہواری آنا بند ہو گئی ہے، یا عمر کم ہونے کی وجہ سے ابھی آنا شروع ہی نہیں ہوئی، ان کی عدت تین قمری مہینے ہیں۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

وَاللَّائِي يَنْسَنَ مِنَ الْحَيْضِ مِنْ نِسَاءٍ نَكَّهْنَ إِنْ أَزْتَمْنَ فَهَذَيْنِ ثَلَاثَةٌ مُطَلَّاتٌ وَاللَّائِي لَمْ يَحْيَضْنَ. (الطلاق: 4).

اور وہ عورتیں جو تمہاری عورتوں میں سے حیض سے ناامید ہو چکی ہیں، اگر تم شک کرو تو ان کی عدت تین ماہ ہے اور ان کی بھی جنہیں حیض نہیں آیا۔

اگر عورت حاملہ ہو تو اس کی عدت وضع حمل ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

وَأُولَاتِ الْأَحْصَالِ أَتَمَّنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ. (الطلاق: 4).

اور جو حمل والی ہیں ان کی عدت یہ ہے کہ وہ اپنا حمل وضع کر دیں۔

رجوع کا طریقہ کار :

خاوند بول کر بھی رجوع کر سکتا ہے کہ اپنی بیوی کو مخاطب کر کے کہے کہ میں رجوع کرتا ہوں یا کسی اور کے سامنے یہ کہہ دے کہ میں نے اپنی بیوی کو طلاق دی تھی میں اس سے رجوع کرتا ہوں۔

اسی طرح اگر خاوند رجوع کی نیت سے اپنی بیوی سے قربت اختیار کرے تو بھی رجوع ہو جائے گا۔

وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ

محدث فتویٰ کمیٹی



مجلس البحث والدراسات
مهدى فتوى

شیخ عطاء الرحمن علوی